



میں نہ کہ: یا رسول اللہ! مجھ کوئی دعا سکھا دیجیے آپ نے فرمایا کہ یوں کہو: ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي، وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي، وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي، وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي، وَمِنْ شَرِّ مَنِّي“ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے کان کے شر سے، اپنی آنکھ کے شر سے، اپنی زبان کے شر سے، اپنی دل کے شر سے اور اپنی شرم گاہ کے شر سے

شکل بن حمید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: یا رسول اللہ! مجھ کوئی دعا سکھا دیجیے آپ نے فرمایا کہ یوں کہو: ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي، وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي، وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي، وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي، وَمِنْ شَرِّ مَنِّي“ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے کان کے شر سے، اپنی آنکھ کے شر سے، اپنی زبان کے شر سے، اپنی دل کے شر سے اور اپنی شرم گاہ کے شر سے

[صحیح] [اسلم امام ترمذی نے روایت کیا ہے] - [اسلم امام نسائی نے روایت کیا ہے] - [اسلم امام ابو داؤد نے روایت کیا ہے] - [اسلم امام احمد نے روایت کیا ہے]

اس حدیث میں ہے کہ شکل بن حمید رضی اللہ عنہ نبی کے پاس دنیا و آخرت کی بھلائی کی تلاش میں آئے ہیں وہ نبی کے ساتھ تھے تو اس دنیا کے فانی کی کسی شے کا سوال کرتے ہیں اور نبی نے مٹھی بھر مال یا غلے کا ایک صاع مانگتے ہیں، بلکہ دعا کے بارے میں پوچھنے کے لیے آتے ہیں وہ نبی کے ساتھ درخواست کرتے ہیں کہ آپ انہیں کوئی ایسی دعا سکھا دیں، جو انہیں ان کے دین و دنیا میں فائدہ دے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسے ہی ہوا کرتے تھے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رضا کے جوہر تھے نبی کے ان کی رائے نمائی اس عظیم الشان دعا کی طرف فرمائی آپ نے فرمایا کہ یوں کہو: ”اللهم“ اس میں اللہ کے نام سے دعا مانگی جارہی ہے اور اس کی طرف متوجہ ہوا جا رہا ہے، جو اس کے تمام اسماء حسنی کو جامع ہے، یعنی اللہ ”أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي“ ”أَعُوذُ“ یعنی میں اللہ تعالیٰ کے ذریعے سماعت کے شر سے اپنے آپ کو بچاتا ہوں اس سے مراد وہ تمام حرام باتیں ہیں، جو انسان کے کان میں پڑتی ہیں، جیسے جھوٹی گواہی، کفر و بدعت پر مشتمل کلام اور دین کی تحقیر اور وہ ساری حرام باتیں جو انسان کی سماعت سے ٹکراتی ہیں ”وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي“ آنکھ کے شر سے مراد یہ ہے کہ انسان اس حرام اشیا کو دیکھنے میں لگائے، جیسے حیا باختہ فلمیں اور برے مناظر ”وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي“ یعنی زبان سے نکلنے والی ہر حرام بات سے، جیسے جھوٹی گواہی، گالی گلوچ، لعنت، دین اور دین دار لوگوں کی توہین و تحقیر، لایعنی باتوں میں لگنا اور سود مند باتوں کو چھوڑنا وغیرہ ”وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي“ دل کے شر سے مراد یہ ہے کہ انسان (دل کو اللہ کے ذکر کی بجائے دوسری اشیا سے آباد کرے یا پھر قلبی عبادات جیسے امید و بیم اور خوف و تعظیم کے ساتھ اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کا رخ کرے یا پھر رب تعالیٰ کے حضور جن قلبی عبادات کا بجا لانا اس پر واجب ہے وہ انہیں ادا نہ کرے ”ومن شر منی“: یعنی شرم گاہ کے شر سے مراد یہ ہے کہ کسی ایسی شے میں واقع ہونے سے (اللہ کی پناہ مانگنا) جس سے اللہ نے اس کے لیے حرام کیا ہے (پھر معنی یہ ہے کہ) مجھے زنا کے مقدمات جیسے دیکھنا، چھونا، اس کی طرف چل کر جانا اور ارادہ کرنا وغیرہ سے محفوظ رکھے اس دعا میں اعضا کی حفاظت کا سوال ہے، جو کہ اللہ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے نبی نے انہیں یہاں اس بات کا حکم دیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس نعمت کے شر سے پناہ مانگیں، نہ کہ خود اس نعمت سے، بایں طور کہ وہ یوں کہیں کہ میں اللہ سے اپنی سماعت کے شر سے پناہ مانگتا ہوں کیوں کہ یہ اعضا تو نعمتیں ہیں اور انہی کے ذریعے اللہ کی عبادت ہوتی ہے کوئی شر محض نہیں کہ ان سے پناہ مانگی جائے، بلکہ پناہ تو ان سے

جنم لینا والا شر سہ مانگی جائی گی (واضح رہے کہ) ان کی حفاظت اس طرح سے ہوتی ہے کہ ان امور کی رعایت کی جائے جن کے لیے انہیں پیدا کیا گیا ہے، ان سے نہ کوئی معصیت کا کام کیا جائے اور نہ ان کے ذریعے سے کسی برائی کو فروغ دیا جائے کیوں کہ روز قیامت انسان سے ان نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بمصداق کہ: **وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا** ”جس بات کی تجھے خبر ہی نہ ہو، اس کے پیچھے مت پڑ کیوں کہ کان، آنکھ اور دل ان میں سے ہر ایک سے پوچھا گچھ کی جائے والی ہے“ (سورہ بنی اسرائیل: 36)

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/6163>



النجاة الخيرية  
ALNAJAT CHARITY

